کیا اپنی زکوٰۃ کی رقم سے مستحق زکوٰۃ کو ادھار دیا جاسکتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12308

تاریخ اجراء: 23 ذو الحجۃ الحرام 1443 ھ / 23 جولائی 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی مستحقِ زکاۃ شخص ادھار مانگے تو اپنی زکوٰۃ کی رقم سے اسے بتائے بغیر ادھار دیا جاسکتا ہے، جبکہ نیت یہ ہو کہ جب وہ ادھار واپس کرے گا تو اسے وصول کرکے پھر زکوٰۃ کی رقم میں ڈال دیں گے؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ خالصۃً اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اپنا ہر قسم کا نفع ختم کرکے کسی غیر ہاشمی مستحقِ زکوٰۃ شخص کو زکوٰۃ کی نیت سے اس رقم کا مالک بنا دیا جائے، جبکہ یہاں صورتِ مسئولہ میں فقیر کو دیتے وقت تو زکوٰۃ دینے کی شرط پائی ہی نہیں جا رہی کہ یہاں تو اصل میں ادھار دیا جارہا ہے جیسا کہ سوال میں اس بات کی واضح صراحت ہے کہ جب وہ رقم واپس کرے گا تو دوبارہ اسے زکوٰۃ کی رقم میں ڈال دیں گے، **لہذا صورتِ مسئولہ میں ادائیگی زکوٰۃ کی نیت نہ ہونے کی بنا پر آپ کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔**

البتہ یہاں یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ اگر زکوٰۃ کا ہجری سال مکمل ہوچکا ہو تو اس صورت میں زکوٰۃ کی رقم سے یوں ادھار دینا بھی جائز نہیں ہوگا بلکہ فی الفور زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، کیونکہ بلا وجہ شرعی زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے جس سے بچنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ ہاں! اگر یوں ہو کہ ایک شخص نے عارضی طور پر ایڈوانس میں رقم الگ کرکے رکھ لی ہے کہ یہ رقم میں زکوٰۃ میں ادا کروں گا اور سال بھی ابھی پورا نہیں ہوا ہے تو اس صورت میں اس الگ کی گئی رقم کو کہیں صرف کیا یا ادھار دیا تو اب کسی طرح کی شرعی خامی نہیں پائی گئی۔

زکوٰۃ کی شرعی تعریف تنویر الابصار میں ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے: "ھی تملیک جزء مال عینہ الشارع من مسلم فقیر غیر ھاشمی ولا مولاہ مع قطع النفعۃ عن الملک من کل وجہ للہ تعالیٰ۔" یعنی اللہ عزوجل

کی رضا کے لئے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کر دینا، جبکہ وہ فقیر نہ ہاشمی اور نہ ہی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کر لیا جائے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، ج03، ص206-203، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "زکاۃ شریعت میں اللہ (عزوجل) کے لیے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو، نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کرلے۔" (بہارشریعت، ج01، ص874، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سال مکمل ہونے پر فی الفور زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "تجب علی الفور عند تمام الحول حتی یاثم بتاخیرہ من غیر عذر" یعنی سال پورا ہونے پر زکوۃ فی الفور لازم ہو جاتی ہے حتی کہ بلاعذرِ شرعی تاخیر کرنے سے آدمی گناہگار ہو گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، ج01، ص119، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: "اگر سال گزر گیا اور زکوۃ واجب الادا ہو چکی تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہوگی بلکہ فوراً تمام وکمال زرِ واجب الادا ادا کرے کہ مذہبِ صحیح و معتمد و مفتٰی بہ پر ادائے زکوۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعثِ گناہ، ہمارے ائمّہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے اس کی تصریح ثابت۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص80، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net